~~١١٣٤٢~~
~~٨٨٨~~

المسيحية والاسلام

٣٣/

[illegible]

IN MEMORY

OF

٨٨٨ ~~١٣٦٢~~

THE CORONATION

OF

His. Most. Excellent Majesty.

George The Fifth

King

EMPEROR OF INDIA

المسیحیت والاسلام

مصنفہ

مجتہد العصر والزمان معین العلما علامہ ہندی جناب سید احمد رضا صاحب

مدظلہ العالی باہتمام داروغہ سید محمد صاحب

پروپرائیٹر مطبع

[illegible]

احوال مصنف

معین العلماء علامہ ہندی مولوی سید احمد صاحب مجتہد العصر ابن شمس العلماء مولوی سید ابراہیم صاحب
مجتہد مرحوم ابن فخر المدرسین ممتاز العلماء مولوی سید محمد تقی صاحب مجتہد مرحوم ابن سید العلماء مولوی سید حسین صاحب
مجتہد مرحوم ابن غفرانمآب مولوی سید دلدار علی صاحب مجتہد مرحوم جناب غفرانمآبؒ اول وہ بزرگ ہیں
جو عہد نواب آصف الدولہ بہادر شاہ اودھ میں ملک عراق عرب سے تحصیل علوم کر کے لکھنؤ تشریف
لائے اور مذہب شیعہ کی ترویج کی اور بادشاہ کے مشیر و ندیم قرار پائے عہد شاہان اودھ میں تمام جو رسم
شاہان اودھ کی اسی خاندان کے مجتہدین کے ہاتھ سے ادا ہوتی تھی اور یہ خاندان خاندان اجتہاد کے
نام سے موسوم ہوا۔ تمام عہدہ ہائے دیوانی و فوجداری و عدالت العالیہ ہائیکورٹ کے افسر و حاکم
اعلیٰ اسی خاندان کے لوگ تھے اور شاہی مجتہد تھے۔ اور معزز خطابوں اور شاہی معافیوں سے
سرفراز تھے۔ علاوہ اودھ کے تمام ملک ہندوستان کی شیعہ پبلک اسی خاندان کی تقلید و پیروی ہمیشہ کرتا رہا
مولوی سید محمد ابراہیم صاحب مجتہد مرحوم کو شاہ اودھ حضرت محمد واجد علیشاہ مرحوم نے
سید العلماء کا خطاب عطا کیا اور شاہ جمجاہ حضرت ناصر الدین شاہ مرحوم شاہ ایران نے طہران
میں خاص طور پر ملاقات کر کے علاوہ گرانبہا خلعت کے سلطان العلماء کا معزز خطاب عطا کیا۔
ہمیشہ خیر خواہ برٹش گورنمنٹ کے رہے اور اوسکی وجہ سے خاص عزت کے مستحق ہوئے گورنمنٹ
فخیمہ نے شمس العلماء کا معزز خطاب عطا کیا اور حاضری عدالت دیوانی سے مستثنیٰ فرمایا اور
دربار خاص فہرست شاہزادگان میں نامزد کر کے کرسی عطا کی۔

مولوی سید احمد مصنف کتاب مثل اپنے بزرگون کے وفادار رعایا گورنمنٹ فخیمہ انگلشیہ کی ہین
لکھنؤ میں ماہ ذی حجہ سنہ ۱۲۹۶ھ میں ولادت ہوئی اور علوم عقلیہ و نقلیہ کو اپنے خاندان کے
مجتہدون سے تحصیل کیا کربلائے معلیٰ ملک عراق عرب میں سنہ ۱۳۰۹ھ جا کر مجتہدین عراق سے
سندین حاصل کین اور علماء عراق سے علامہ ہندی اور معین العلماء کے معزز خطاب حاصل کیے اور
اکثر علوم و فنون مشرقیہ میں تصانیف کیے۔

سنہ ۱۹۱۰ع میں ہمراہ برٹش کانسل جنرل بہادر متعینہ بغداد وثیقہ شاہ اودھ کا انتظام کیا اور کانسل جنرل
بہادر کی خاص کمیٹی کی آنریری ممبر رہے بعد وایسی ہندوستان علماء لکھنؤ کی انجمن یادگار علماء لکھنؤ کا آنریری سکریٹری مقرر کیا

اولوالعزمی کے آثار پائے جاتے ہین۔

غرضکہ تنزل اور ترقی ہر قوم کے لیئے تاریخ عالم مین ہو چکی ہے اور ہو گی نہ مسلمانون کو یہ فخر زیبا ہے کہ اہل یورپ کے اوستاد ہین نہ اہل یورپ کا یہ فخر بجا ہے کہ مسلمانون کے اوستاد ہین۔

البتہ فخر کی بات ہے تو وہ ایک ہی ہے اور اصلی فخر اور سچائی وصداقت کی مباہات جس کی روح متقاضی ہے اوسپر نظر رکھنا چاہیے وہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عیسائیون پر تعلیم و تربیت کا اگر احسان ہے تو اونھین کے بھائیون (مسلمانون) کا اور اب مسلمانون کا کوئی اوستاد ہے تو اونھین کے بھائی (عیسائی نسل ابراہیمی کے دونون فرزند تعلیم ابراہیمی کے دونون شاگرد ہین سوائے ابراہیمی تعلیم کے کوئی کسی کا احسان مند نہین ہے یہ سچا اور حقیقی فخر ہے اور باقی غلط تفاخر ہین۔

(۲) عیسائی اپنی ناواقفیت سے مسلمانون سے اس بنا پر بدظنی رکھتے ہین کہ کفار سے لڑنا او اون کا خون بہانا ان کی شریعت مین جائز ہے یہ بھی ایک نہایت غلط فہمی اور ناواقفیت کی بات ہے ہرگز شیعہ مذہب مین جہاد جائز نہین ہے غیبت امام مین جہاد کی سخت ممانعت ہے قتل نفس ولڑائی دنگا ایک سخت حرام کام ہے فتنہ وفساد کو سخت شرارت اور تفرقی کام بتایا ہے قرآن مجید مین ہے کہ فتنہ وفساد قتل سے بڑھ کر ہے (سورۂ بقر) تمام شیعہ فقہی کتابون مین غیبت امام مین جہاد کی ناجوازی کو سخت الفاظ مین بیان کیا گیا ہے۔ ہم یہان چند کتابون کے محض نام پر اکتفا کرتے ہین طول کے خیال سے اون کی عبارتون کو ترک کرتے ہین

کتاب نہایہ مصنفہ شیخ طوسی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۰ھ ہجری

کتاب غنیہ مصنفہ قاضی ابن زہرہ رحمۃ اللہ المتوفی ۵۸۵ھ ہجری

کتاب مبسوط مصنفہ شیخ طوسی رحمہ اللہ المتوفی ۴۶۰ھ ہجری

کتاب سرایر مصنفہ ابن ادریس حلی عجلی رحمہ اللہ المتوفی ۵۹۸ھ ہجری

کتاب شرایع الاسلام مصنفہ محقق نجم الدین ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ المتوفی ۶۷۶ھ ہجری

کتاب مختصر النافع مصنفہ محقق نجم الدین ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ المتوفی ۶۷۶ھ ہجری

کتاب تحریر الاحکام مصنفہ علامہ حلی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۷۲۶

کتاب ریاض المسائل مصنفہ سید علی طباطبائی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۲۳۱ ہجری

کتاب جواہر الکلام مصنفہ شیخ محمد حسن نجفی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۲۶۸ ہجری

کتاب تذکرۃ الفقہا مصنفہ علامہ حلی المتوفی سنہ ۷۲۶ ہجری

کتاب زبدہ مصنفہ مقدس اردبیلی رحمۃ اللہ المتوفی سنہ ۹۹۳ ھ

کتاب وسائل الشیعہ مصنفہ شیخ حر عاملی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۱۰۹ ھ

کتاب بحار الانوار مصنفہ علامہ محمد تقی مجلسی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۱۱۱ ہجری

کتاب لمعہ دمشقیہ مصنفہ شہید اول رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۷۸۶ ہجری

کتاب روضہ بہیہ شرح لمعہ مصنفہ شہید ثانی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۹۶۶ ہجری

یہ سب نہایت معتبر و مستند مذہب شیعہ کی کتابین ہین جنپر مدار مذہب شیعہ کا ہے۔
ان سب مین کفار سے جہاد کی غیبت امام مین سخت ممانعت ہے حتی کہ اکثر مذہبی فقہی کتابین بحث جہاد سے خالی ہین جسمین احکام تک کو غیر ضروری سمجھکر ترک کر دیا ہے مثل کتاب من لایحضرہ الفقیہ مصنفہ شیخ صدوق رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۳۳۱ ہجری کے اور انھین کی پیروی مین بعض دیگر علماء نے ترک کیا ہے چنانچہ ملا حسن کاشانی رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۰۹۰ ھ کتاب مفاتیح بحث حدود مین لکھتے ہین "جہاد جو اسلام کی دعوت کی غرض سے ہوتا ہے اوس مین شرط ہے کہ خاص طور پر امام کی اجازت ہو پس زمانہ غیبت امام مین جہاد ساقط ہے اس لیے ہم نے اس کتاب مین اوس کے احکام کا بھی ذکر نہین کیا اور موافقت کی صدوق کی جیسا کہ اونھون نے بھی اپنی کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین اس بحث کو ترک کر دیا ہے"

جسطرح سے بہت سی حدیثین ائمہ علیہم السلام سے حرمت جہاد مین وارد ہوئی ہین چند حدیثین اسمقام پر ہم درج کرتے ہین۔

(پہلی حدیث) کتاب کافی مصنفہ شیخ کلینی المتوفی سنہ ۳۲۸ ھ مین امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے "بشیر دہان نے امام جعفر صادق ؑ سے عرض کی مین نے خواب مین دیکھا کہ آپ سے

عرض کر رہا ہون کہ مقاتلہ اور محاربہ کسی کے ہمراہ بجز امام کے ہمراہی کے مثل مردار و خون و گوشت خوک کے حرام ہے تو آپ نے فرمایا ہان اسیطرح کی ہی - جب یہ خواب بیان کر چکا تو حضرت نے فرمایا دو بار مکرر ہان ایسا ہی ہے "

(دوسری حدیث) اوسی کتاب مین ہے "عبد اللہ ابن مغیرہ کہتے ہین میرے سامنے محمد ابن عبد اللہ نے خدمت امام رضا علیہ السلام مین عرض کی کہ بزرگون مین سے میری کسی نے کسی امام سے عرض کی کہ ہماری شہر مین ایک قلعہ ہے کہ اوسے قزوین کہتے ہین اور ایک دشمن ہے جس کا لقب دیلم ہے بس آیا جہاد یا قلعہ بندی کی اجازت ہوتی ہے فرمایا تمھین حج کرنا خانہ کعبہ کا کافی ہے سائل نے دوبارہ پھر سوال کیا امام نے یہی جواب دیا اور فرمایا تمھین یہ پسند نہین ہے کہ اپنے گھر مین بیٹھے رہو اور جو کچھ تمھین خدا نے دیا ہے وہ اہل و عیال مین صرف کرو اور منتظر رہو ہمارے حکم کے پس اگر خوش نصیبی سے یہ سعادت حاصل کرو تو یہ مثل اوسکی ہی کہ جسنے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ جہاد بدر مین شرکت کی اور اگر انتظار ہی مین وفات ہو تو وہ مثل اوس شخص کے ہوگا جو ہمراہ امام عصر جہاد کرے - حضرت نے یہ سن کر فرمایا سچ کہا تجھ سے اور یہ کلام بہت درست و صحیح ہے -

(تیسری حدیث) اوسی کتاب مین ہے "فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم اہلبیت مین سے آج کل جو جہاد کے واسطے نکلتے ہین وہ تم لوگون کو کیا کہکر شریک کرتے ہین یہی کہتے ہین کہ تم لوگ اہلبیت نبی کی اعانت کرکے اون کو خوشنود کرو - لیکن ہم تم کو گمراہ کرتے ہین کہ ہم ایسے شخص سے خوش نہین اور وہ شخص سراسر ہماری نافرمانی کرتا ہے اور ہمین سے کوئی اوس کا شریک حال نہین جب جھنڈے جہاد کے بلند ہون تو ہم مین سے کسیکا قول دربارہ جہاد نہ ماننا چاہیے بجز اوس کے جبر کل بنی فاطمہ کا اتفاق ہو اور سب اوسکے ہمراہ ہون گے قسم خدا کی کوئی تمہارا مالک و حاکم نہین ہے مگر وہی شخص جس پر اتفاق ہوگا ماہ رجب مین پس تم بھی اوس کے شریک ہونا خدا کے نام سے ماہ شعبان تک اگر اون کے شریک نہ ہو تو کچھ قباحت نہین اور اگر بہ قصد ہو کہ ماہ رمضان کے روزے

اپنے گھر مین رکھکر بعد اس کے لشکر امام عصر مین شریک ہو تو یہ امر زیادہ باعث قوت ہوگا تمھارے لیے انشاءاللہ اور کافی ہے تمھارے لیے علامات ظہور امام عصر مین خروج کرنا سفیانی کا"

(چوتھی حدیث) اوسی کتاب مین ہے "امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اے سدیر خانہ نشینی اختیار کر اور اپنے مکان سے کبھی جدا نہ ہو اطمینان سے چپ چاپ بیٹھا رہ جبتک کہ شب و روز ساکن رہین پس یہ خبر تجھکو ملے کہ سفیانی نے خروج کیا اوسوقت ہماری پاس آتا اگرچہ پیادہ پا ہو"

(پانچوین حدیث) اوسی کتاب مین ہے "فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے "وہ غبار اور خاک اوس زمین پر گرتی ہے جو اوسے اوڑاتے ہین ہلاک ہوے وہ لوگ جو جلدی کرتے ہین جہاد مین اے ابوالمرہف وہ نہین جانتے کہ یہ ضرور ہونے والا ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ جو قوم خدا کی راہ مین صبر کرین خدا اون کے لیے فرحت و خوشی نہ قرار دیگا قسم خدا کی خدا اون کو ضرور خوش کرے گا" یعنی اگر جہاد مین خوشی ہے تو وہ بھی ہوگی جب حضرت عیسی اور حضرت امام عصر کا ظہور ہوگا -

(چھٹی حدیث) کتاب وسائل الشیعہ مصنفہ شیخ حر عاملی رح المتوفی ۱۱۰۴ھ ہجری مین ہے - "فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اے عبدالملک کیا وجہ ہے تو جہاد کے لیے اوسطرف نہ گیا جدھر تیرے اہل شہر برابر جارہے ہین عبدالملک نے عرض کی کس طرف فرمایا جدہ عبادان مصیصہ - قزوین کی جانب - عبدالملک نے عرض کی فقط آپ کے حکم کا انتظار ہے اور آپ کی پیروی منظور ہے فرمایا - ہان قسم بخدا اگر جہاد مین کچھ نیکی ہوتی تو کیا مجا تھی اون لوگون کی جو ہمپر سبقت لے جاتے بلکہ سب سے پہلے ہمین اوسکو بجالاتے"

(ساتوین حدیث) کتاب علل الشرائع مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین ہے - "فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب امیر نے کوئی مسلمان ایسا نہین ہے جو جہاد کو ہمراہ اوس شخص کے جاوے کہ جو حکم خدا پر ایمان نہ لایا ہو اور غنیمت مین حکم الہی جاری نہ کرے مگر یہ کہ اس حالت مین اگر وہ مرجاوے تو وہ معین ہوا ہمارے دشمن کا

ہمارے حق مین اور شریک ہوگا ہماری خون مین اور کافر و جاہل مرے گا ۔"

(آٹھوین حدیث) کتاب خصال مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین ہے ۔

"فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جہاد واجب ہوتا ہے ہمراہ امام علیہ السلام کے اور جو شخص کہ حفاظت کرے مال کی اور اوس حالت مین مار ڈالا جاوے تو وہ بھی شہیدون مین داخل ہوگا ۔

(نوین حدیث) امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا بخدا ہم مین سے کوئی خروج نہ کرے گا جہاد کے لیے قبل ظہور امام عصر مگر یہ کہ مثال اوسکی اوس بچہ پرندکی ہوگی جو قبل پر و بر زہ نکلنے کے اپنے آشیانہ سے نکل پڑے اوڑ نہ سکے اور لڑکون کے ہاتھ لگ جاوے وہ اُسے اپنے ہاتھون مین لیکر مل دل ڈالین ۔

(دسوین حدیث) فضل کاتب کہتے ہین کہ خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین حاضر تھا حضرت کے پاس ابومسلم خط لیکر آیا حضرت نے فرمایا تیرے خط کا کوئی جواب نہین ہے دور ہو میرے پاس سے خدا جلدی نہین کرتا بندون کی جلدی کرنے سے پہاڑون کا اُکھیڑ پھینکنا سہل ہے ۔ اوس ملک و سلطنت کے زائل کرنے سے جس کی مدت ابھی باقی ہو راوی نے عرض کی فدا ہون آپ پر سے کیا علامت ہے ہمارے اور آپ کے درمیان مین ۔ فرمایا اے فضل حرکت نہ کرنا اپنے مقام سے تاآنکہ خروج کرے سفیانی جب وہ خروج کرے تو متوجہ ہونا ہماری طرف تین مرتبہ حضرت نے یہی فرمایا ۔ اور کہا کہ یہ وعدہ حتمی ہے خدا کا کبھی اسکے خلاف واقع نہ ہوگا ۔

(گیارھوین حدیث) ابوبصیر امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہین فرمایا اون جناب نے جو نشان لڑائی کا بلند کیا جاوے قبل ظہور حضرت امام عصر وہ شخص جس نے یہ علم جہاد کا بلند کیا ہے مثل شیطان اور بت کے ہے کہ سوائے خدا کے اوس کی طاعت و عبادت کیجاتی ہے ۔"

(بارھوین حدیث) معلی بن خنیس کہتے ہین کہ مین خط عبدالسلم بن نعیم اور سدیر اور اکثر شیعہ اون کے خطوط لیکے کر خدمت امام جعفر صادق علیہ السلام مین وارد ہوا

اوس زمانہ مین جب فرقہ مسودہ نے قبل خروج بنی عباس خروج کیا تھا اون خطوط مین لکھا تھا کہ ہم چاہتے ہین کہ خلافت وسلطنت ظاہری آپ کو حاصل ہو ہم جہاد کرکے آپ کو بادشاہ کرین آپ کی کیا راے ہے۔ حضرت نے وہ سب خط زمین پر پھینکدیے اور فرمایا اُف او رتف ہے مین ان کا امام نہین آیا یہ نہین جانتے کہ نہ قتل کرے گا سفیانی کو مگر وہ امام۔ (یعنی امام محمد مہدی ع)

(تیرھوین حدیث) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوف خدا کرو اور نظر کرو اپنے نفسون پر تمہین زیادہ سزاوار ہو کہ نظر کرو اپنی جانب اگر تم مین سے کسی کے دو نفس ہوتے ایک سے وہ جہاد کرتا اور دوسری نفس سے توبہ کرتا تب بھی غنیمت تھا لیکن ایک ہی جان ہے اگر وہ جاتی رہی جہاد ناجائز مین تو پھر توبہ کس سے کرے گا بلا توبہ مرنا ہوگا۔

(چودھوین حدیث) حضرت امیر علیہ السلام خطبہ مین اپنے فرماتے ہین کہ زمین گیر ہوجاؤ اور صبر کرو بلا پر اور ہاتھ اور تلوار کو جنبش نہ دو موافق اپنی زبانون کے اور جلدی نہ کرو اوس چیز کے ساتھ جس مین تعجیل تمھارے لیے خدا نے نہین فرمائی پس جو تم مین سے مرجاوے اپنے فرش خواب پر اور اُسے معرفت ہو اپنے پروردگار کی اور حق رسول اور حق اہلبیت رسول کی تو وہ شہید مرے گا اور اجر اون کا جناب باری پر ہوگا اور مستحق اوس ثواب کا ہوگا جس عمل نیک کی اوسکو تمنا ہے یعنے گویا اوس نے شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیکر جہاد کیا۔ خداوند کریم نے ہر چیز کے واسطے ایک مدت قرار دی ہے" یعنی مدت جہاد ظہور حضرت امام محمد مہدی ع اور حضرت عیسیٰ ہے۔

علاوہ ان حدیثون کے بہت سی حدیثین جہاد کی ممانعت مین وارد ہوئی ہین۔ ہمارے امامون نے بعد اوس خاتمہ کے لڑائی کے جو کربلا کے جنگل مین ہوئی اور جس مین امام حسین علیہ السلام نے چند ہمراہیون کو لیکر ہزارون سے لڑکر یہ شبہہ مٹا دیا کہ اولاد علی لڑنا نہین جانتے بعد اس لڑائی کے پھر کوئی لڑائی نہ ہوئی

اور نہ ہم شیعون کو لڑائی کا حکم دیا بلکہ سخت الفاظ مین ممانعت فرمائی - پس ہم شیعون سے یہ بدگمانی سخت تہمت وافترا ہے - اور اسی مقام سے اس شبہہ کی حقیقت بھی واضح ہو گئی جیساکہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے ہرگز ایسا نہین مسلمانون کے لیئے تلوار کا استعمال سخت ممانعت ہے اور کبھی شیعون مین مذہب کے واسطے تلوار کا استعمال نہین ہوا البتہ حفاظت مذہب کے لیئے ضرور تلوار کام مین لائی گئی کون ایسا ہے جو حفاظت خود اختیاری کو برا سمجھتا ہو آن حضرتؐ کے جہاد اور بعد اون کے خاص نائبون جناب امیرؑ اور امام حسین علیہ السلام کے جہاد سب واسطے حفاظت خود اختیاری کے تھے خود کسی پر چڑھائی نہین کی ہان جب ستائے گئے تو مجبوراً تلوار کو استعمال مین لائے -

(۳) عیسائی کہتے ہین ہر شیعہ اپنی خوابگاہ مین جب لیٹتا ہے تو یہ سمجھکر کہ صبح کو وقت مین اپنے امام مہدیؑ کے ساتھ شریک ہوکر کافرون کو قتل کرون گا بے شک ہر شیعہ کو ضرور یہ خیال ہے اور کمال اشتیاق سے اون کو انتظار اپنے امام کے ظہور کا ہے اور یہ انتظاری بعینہ ویسی ہے جیسے یہودیون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی اور عیسائیون کو دوسرے بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بادشاہت کی اسی طرح ہر مسلمان یقین کرتے ہین کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ کے دوسرے مرتبہ دنیا مین آنے سے پہلے ایک امام زمین پر سچے مسلمانون کو کافرون پر فتحیاب کرنے کے واسطے پیدا ہونگے اوس وقت عیسائی موسائی پر منحصر نہین ہے بلکہ جھوٹے مسلمان بھی کافرون کے ساتھ ہون گے حضرت عیسیٰ بھی اوس وقت ہون گے - کیا جھوٹی یہودیت اور جھوٹی عیسائیت سے بھی حضرت عیسیٰ و حضرت موسیٰ خوش ہون گے ہرگز نہین اوس وقت کا انتظار عیسائیون کو بھی سچے دل سے اوسی طرح سے چاہیے جسطرح سے شیعون کو انتظار ہے -

(۴) کہا جاتا ہے مسلمان کافرون کا مال کھالینا حلال سمجھتے ہین - یہ خیال بھی غلط

ہے ہر کافر کا مال حلال نہین ہے نہ ہر حالت مین حلال ہے۔ وہ کفار جو مسلمانون کے دشمن ہون اذیت رسانی کرتے ہون مسلمانون کی جان و مال کو اپنے لیے حلال سمجھتے ہون اون کا مال لے لینا جس مین حفظ آبرو اور حفظ جان ہو جائز ہے۔ نہ عام کفار ہمکو کس عیسائی سے لڑائی ہے کس سے اذیت پہونچتی ہے کون ہماری جان و مال کا دشمن ہے کس کے مال کے کھا لینے سے ہماری آبرو بچ سکتی ہے جو ہماری طرف یہ شبہہ کیا جاوے۔

کتاب من لایحضرہ الفقیہہ مصنفہ شیخ صدوق المتوفی ۳۸۱ہجری مین امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے ؎ علی بن ابی حمزہ نے اون جناب سے دریافت کیا۔ مین کسی یہودی یا نصرانی کا چار ہزار درم کا امین ہون اب وہ مرگیا ہے مین چاہتا ہون اوس کے ورثا کو پہونچا دون لیکن نہین جانتا کہ کتنے ورثا رہین پس کیا کرون۔ فرمایا جب تک تجھکو سب ورثار کا علم نہ ہووے روپیہ کسی کو نہ دینا ؎ امام نے یہ نہین فرمایا کہ کافر کا مال ہے تیرے لیے حلال ہے بلکہ یہودی اور نصرانیون کی امانتون کا تحقیق کرکے اون کے ورثار تک پہونچا دینا اوسی طرح سے مسلمانون کے لیے لازم ہے جسطرح سے مسلمانون کی امانت کا پہونچا دینا لازم ہے پس مسلمانون پر یہ سخت تہمت ہے۔

واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

بھائیون غلط اوہام بے اصل باتین، ناحق کا شک، بیکار کی نفسانیت، بے جا تعصب، دور کردو تاکہ تفرقہ مٹے اور ایک ہو جاؤ خدا کی مضبوط رسی کو ہم تم ملکر تھامین تفرقہ اور پھوٹ سے کیا حاصل ہے اتحاد ایسی چیز نہین جس کے فوائد کسی کو ذرہ دماغ مین بھی کچھ نہ کچھ موجود نہ ہون اتحاد ایک ایسی شے ہے جو کسی سے بھی بُرا نہین جمادات نے بھی ایک وقت مین اتحاد کی خواہش ہوتی ہے سر پر ایک بھاری پتھر گرنے والا دیکھکر انسان کو بچنے کی خواہش ہوتی ہے اوس وقت انسان یہی تمنا کرتا ہے کاش اس وقت ہمارا سر بھی پتھر کا ہوتا

جو اس تپھر کی ضرب سے محفوظ رہتا جب غیر جنس سے اتحاد کی انسان کو طبعی خواہش ہے، تو عیسائیت و اسلام انسانیت کی راہ سے ایک جنس ہین ۔ مذہبی حیثیت سے بھی اسلام کو برادرانہ حصہ ملا ہے گویا ایک جسم کے دو ٹکڑے ہین ۔ دنیاوی حیثیت سے بھی خاص ہندوستانی مسلمانون مین حاکم و محکوم ہونے کا رشتہ ہے مذکورہ بالا وجوہ سے اتحاد کی خواہش رکھنا کوئی ناموزون اور بے محل بات نہین ہے ۔

حاکم و محکوم کے تعلقات ۔ بے شک ان تعلقات کی مثال روح اور جسم کی سی ہے اس سے بہتر کوئی دوسری مثال نہین ہو سکتی جو روح کو جسم سے تعلق ہے ویسا ہی حاکم و محکوم مین تعلق ہوتا ہے جسم اپنی بقا مین جس طرح محتاج روح کا ہے اوسی طرح رعایا کو اپنی بقا مین احتیاج حاکم کی ہونا چاہیے پھر حاکم بھی جبھی تک حاکم ہے جس وقت اوس کی رعایا ہے ورنہ وہ کس پر حاکم ہے ایک عضو کو کاٹ کر پھینکدو بے شک وہ بے جان ہو کر گل سڑ جاوے گا لیکن روح کی حکومت سے بھی باہر ہو جاوے گا اب روح کا وہ مطیع نہین یا روح سے بیگانہ ہے اسی طرح سے سب اعضا کاٹ کر پھینک دو روح بے کار و بے مصرف ہو جاوے گی اب اوس کو حاکم کہنا صحیح نہین اسی طرح سے ایک شخص کا رعایا مین سے علیحدہ ہو کر دوسرے کی رعایا بن جانا بے شک اس حاکم کی حکومت سے ایک شخص کا کم ہو جانا ہے ۔ اس کا افسوس حاکم کو ویسا ہی ہونا چاہیے جیسے روح کو کسی عضو جسمانی کی حکومت سے نکل جانے سے ہوتا ہے ۔ اور ویسی ہی روحانی اذیت اوس حاکم کو ہونا چاہیے جیسے روح کو کسی عضو کے کاٹنے مین ہوتی ہے جب یہ اتحاد حاکم و محکوم مین ہونا چاہیے تو کیا وجہ ہے کہ اس وقت حاکم و محکوم مین اس قدر دوری ہو یا کوئی شریر اپنی شرارت سے اور بھی نفرتون کا باعث ہو ۔

بیشک، یہودیت و مسیحت اسلام کے سوا کسی مذہب سے اتحاد نہین کر سکتی سچا

اتحاد اور روحانی میل جول اپنے ہی رشتہ دارون سے ممکن ہے غیرون سے نہین ہوسکتا نہ اون لوگون سے جن سے اتحاد مین قلب ماہیت لازم آوے کیا انسان پتھر ہوسکتا ہے۔ کیا پتھر انسان ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہین دوسرے مذہبون سے اتحاد ایسا ہی ہے بخلاف مسیحیت واسلام۔ باپ بیٹا، بھائی بھائی، جسطرح سے ایک ذات ہوسکتے ہین اوسی طرح سے اسلام و مسیحیت متحد ہوسکتے ہین۔

اسلام وعیسائیت مین ضرور اتحاد چاہیے مسلمانون خوب سمجھ لو تمھاری راحت زندگانی آزادی مذہب کا انحصار موجودہ گورنمنٹ پر ہے جب تم کو مذہبی طور پر یقین دلایا جاتا ہے کہ زمانہ کی انتہائی حد مین تمام مین عیسائی مذہب کی حکومت ہوگی تو خدائی منشا کو تم پلٹ نہین سکتے رشتہ کو مضبوط کرو غیرون سے تمکو ہرگز امید نہ چاہیے جن سے کوئی ناتا نہین اگر بالفرض غیر تم پر حاکم بھی ہوے تو تم کو اون سے کیا امید ہے پولٹیکل سوشیل خیالات مین تمھاری کیونکر اتحاد ہوگا۔

اکبر کے تدابیر جب کارگر نہ ہوے جس نے اپنی ہر دل عزیزی سے ہندو مسلمان کو ایک کردینا چاہا تھا لیکن سب محنتین اوس کی بے فائدہ ثابت ہوئین ہروقت وہر موقع پانے پر تلوارین نیام سے کھنچ جاتی تھین۔ پھر عالمگیر کی جابرانہ تدابیر کا بھی کوئی اثر نہ ہوا جس نے جبریہ مذہب مین داخل کرنے کا اصول جاری کیا تھا۔ تو اب وہ کون سی تدبیر باقی ہے جس سے تمکو آیندہ میل جول کی امید ہو۔ بجز اوس پر زور ہاتھ کے جس نے تمھارے اور تمھارے دشمنون کے درمیان سگنل کا کام دیا ہر ایک کو اوسکی حد سے بڑھنے کی لیے ہمیشہ کے واسطے روک دیا۔ جسطرح سے عیسائی ہندوستان مین بیرونی اور غیر قوم ہین تم سے بھی کوئی رشتہ نہین ہے تم بھی بیرونی ہو ہوشیار رہو جاگتے رہو خود غرضی کے اتحاد سے ہمیشہ بچتے رہو مسلمانون یہ سمجھ لو ہندوستان تمھارے واسطے

ابھی تک دارالامان ہے قومی حقوق مذہبی حقوق اوسی وقت تک پامالی سے بچ سکتے ہین جب تک تم زیر حمایت انگریزی گورنمنٹ ہو ہر اریمن اس وقت تم کو آزادی حاصل ہے اپنے مذہبی فرائض کو بے کھٹکے ادا کرتے ہو جس قدر بلند آواز سے چاہو اذان دیتے ہو عام راستون مین آزادی کے ساتھ اوسی طرح سے وعظ کہہ سکتے ہو جیسے عیسائی پادری کہتے ہین - اور بلا خوف و خطر اون الزامون کا جواب لکھتے ہو جو عیسائی پادری مذہب اسلام پر لگاتے ہین اور مذہب عیسوی کے برخلاف کتابین بھی لکھکر چھاپتے ہو عیسائیون کو بلا کسی اندیشہ یا مزاحمت کے مسلمان بھی کر لیتے ہو -

مسلمانون تم کو اس وقت انگریزی عملداری کے ظل حمایت مین ویسی ہی آسائش ہے جیسے رسول اللہ صلعم کے عہد مین مسلمانون کو سلطنت نجاشی مین آسائش ملی تھی ابتداء اشاعت اسلام مین اسلام ایسا ضعیف و مضمحل تھا کہ مکہ مین صرف بنی ہاشم اوس کے قبول سے شرفیاب ہوے تھے اور آنحضرت صلعم اپنے چچا ابوطالب کا سہارا ڈھونڈتے تھے پانچوین ہی سال ہجرت واقع ہوئی جہان اون کو کفار سے تکلیف و اذیت پہونچتی تھی مکہ کو چھوڑا اور اپنے عزیز حضرت جعفر طیار اور دیگر مطیع لوگون کو سلطنت ایبیسینیا جو اون دنون ایک عیسائی سلطان نجاشی کے تحت حکومت مین تھی جا رہنے پر مجبور ہوے ایبیسینیا مین ان مہمانون کی مہمانداری بخوبی ہوئی اور چند روز کفار قریش نے چاہا کہ نجاشی اپنے ملک سے اونکو نکال دین مگر نجاشی نے نہ مانی دوسرے سال یعنی ہجرت کے چھٹے سال مکہ مین مسلمانون کو دونی اذیت پہونچی اوسوقت ایک دوسرا گروہ نکل کھڑا ہوا یہ گروہ سابق سے زیادہ تھا یہ بھی ایبیسینیا مین جاکر مسکنت گزین ہوئی اور اکثر اون مین کے اسلام کے غلبہ کے بعد تک اوسی سلطنت مین رہے خیبر کی مہم جو ساتوین سال ہجرت سے واقع ہوئی تھی آکر ملے اور اسی کا ذکر قرآن مجید مین ہے - وہ البتہ پاؤگے تم سخت دشمن مومنون کا اون لوگون کو جو یہودی ہین - یا وہ لوگ جو مشرک ہین - البتہ تم پاؤگے مومنون کا دوست اون لوگو کو جو ایمان لائے ہین

اور کہتے ہین کہ ہم نصارا ہین یہ اس وجہ سے ہے کہ اون مین پادری ہین اور درویش ہین اور تحقیقکہ وہ لوگ زیادہ گھمنڈ کرنے والے نہین ہین" سورۂ مائدہ

جس طرح سے ایک گروہ مہاجرین نے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مین عیسائی حکومت مین امن وامان اور نہایت آسائش سے بسر کی بے شک اوسیطرح سے اس زمانہ مین یہ ملک ہندوستان مسلمانون کے لیے جاے امن ہے اور مذہب اسلام کسیطرح سے مانع وفاداری سرکار نہین ہے۔

حدیث مین ہے "جسنے اپنے محسن انسان کا شکریہ ادا نہین کیا اوس نے شکر خدا نہین کیا" کسی مذہب کا ہو شیعہ مذہب مین شکر گذاری اوسکی فرض ہے۔ بس شیعہ ہرگز اون احسانات کو نہین بھول سکتے جو اون پر عیسائی حکومت نے کیے ہین۔

(۱) سلطان نجاشی کی ہمدردی اور مہمان نوازی جس کی مفصل کیفیت کتب تواریخ مین دیکھو۔

(۲) شہنشاہ قسطنطنیہ ہراکیوس کا سفیر اسلام کی تعظیم وتوقیر کرنا۔

(۳) ورقہ بن نوفل کا ایمان لانا۔

(۴) بحیرا یا سرجین راہب کا اظہار اخلاصمندی کرنا۔

(۵) قوم بنی نجران کا روز مباہلہ رسول اور اہلبیت رسول کی کمال عظمت کرنا اور مباہلہ چھوڑ کر چلا جانا۔

(۶) حارث شاہ دمشق کا قرآن کی فصاحت پر ایمان لانا۔

(۷) بعد شہادت امام حسین علیہ السلام سر اوس امام مظلوم کا بکمال بے ادبی دربار یزید مین دھرا تھا اور ہاتھ مین اوس کے ایک چھڑی تھی جس سے لب و دندان حسین سے بے ادبی کر رہا تھا اوس وقت صفیر شاہ روم جو نصرانی تھا یہ تو ہین نہ دیکھ سکا اور بھرے دربار مین یزید پر نفرین کی۔

(۸) جب سر امام حسین قریب ایک گرجا کے پہونچا ہے تو ایک عابد نصرانی نے

اوس سر مقدس کو ایک شب کے واسطے دس ہزار دینار دے کر حاصل کیا اور پانی سے خاک و خون دھو کر خوشبو لگائی اور شب بھر اوس گرجا مین بیٹھ کر مصائب امام حسین پر گریہ کیا اور مظلوم کے اہلبیت کی خدمتگزاری کی جن کا مسلمانون مین کوئی خبر گیران نہ تھا۔

(۹) زمانہ قتل امام حسینؑ مین مملکت روم مین ایک گرجا مین پتھر پر ایک شعر کندہ تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ امت قتل امام حسین کر کے روز قیامت مین اون کے نانا سے شفاعت کی کیا امید داری کر سکتی ہے۔

(۱۰) جب سر امام حسین مع دیگر سرہاے شہدا اور اسیران اہلبیت کے شہر تکریت مین وارد ہوا اور اہل شام نے خوشی اور عید منائی اوس وقت بھی معزز عیسائیون نے ان جھوٹے مسلمانون کو نفرین کی اور اسیران اہلبیت کی سفارش کی سابق زمانہ کی یہ دوستیان کیا مرتے دم تک بھولین گی ہرگز نہین!۔

اور اب بھی شیعون سے مثل سابق عیسائیون کا وہی برتاؤ ہے۔ ہمکو تعلیم دی، مذہبی آزادی دی، دوسرون سے حفاظت کی مثل اپنے عزت دی، ایسی گورنمنٹ کی یہی شکر گذاری ہے کہ اوس سے وفاداری کی جاوے۔

شیعہ مذہب کے سوا کوئی قوم ایسی نہین جو مذہبی طور پر عیسائیون کا ساتھ دینے والی ہو اسلام میں وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ عیسائیت کا ساتھ دیا ہے اور یہی وہ مذہب ہے جو آج تک وفاداری سے عیسائیت کا ساتھ دے رہا ہے۔

یہ ظاہر ہے جس مذہب مین تلوار اوٹھانی حرام و ناجائز ہو وہ کیون نہ وفادار رہیگا جو مذہب نہایت صبر و تحمل سے بڑی بڑی مصیبتین اور ظلمون اور ناانصافیون کا سکوت سے مقابلہ کرتا رہا ہو اور کبھی کسی ظلم پر اوس مظلوم پارٹی نے حکومت کی خواہش نہ کی ہو نہ حکومت ملنے پر کسی ظلم کا بدلا لیا ہو۔ اونکا قتل عام ہوا ہو۔ اون کے خون سے عمارتون مین کام لیا گیا ہو، اون کے بچے مارے گئے ہون، زندہ دیوارون مین چنے گئے ہون، عورتین قید کی گئی ہون،

مال ضبط کیے گئے ہون، حقوق تلف کیے گئے ہون، معبد کھودے گئے ہون
خانۂ کعبہ مین آگ لگائی جاوے مسجد نبیؐ مین گھوڑے باندھے جاوین قبر
فرزند رسول امام حسین کو پانی مین غرق کرنے کی کوشش کی ہو روضۂ انور کھودا
جاوے زیارتون سے ان مظلومون کی شیعہ منع کیے جاوین پچھلی تاریخین
پڑھو۔ باوجود ان مظالم کے کبھی انھون نے کیسیکا مقابلہ نہین کیا صبر و شکر سے
کام لیا اپنی عملی حالتون سے بنی اسرائیل کی سیرت کی تاسی کا اظہار کر دیا۔
پس سلطنت موجودہ مین اونپر کیا ظلم و جبر ہے جس سے شیعہ سرکشی کرین
وفاداری اور نمک حلالی شیعون کا طبعی خاصہ ہے "
یہ وہی مذہب ہے جس کی نسبت ۱۸۵۷ء مین بھی وفاداری کی بغاوت کا شبہ
نہین ہوا ہے۔ شیعہ مذہب مین کوئی سلطنت مذہبی نہین ہے گو شیعہ مذہب
کی بھی ہو اون کے نزدیک شیعہ ہندو عیسائی سب یکسان ہین شیعون مذہبی
سلطنت وہی ہے جو اون کے رسول اور ائمۂ اطہار کی ہو یعنی ناسوتی سلطنت
شیعون مین سلطنت وحکومت کی خواہش مذہب کے رو سے باعث ء. ت
نہین بلکہ اون کا مذہب اور یہی پابندی مذہب اون کی عزت ہے وہ
اپنے رسول کے ارشاد سے سبق لیتے ہین اور اپنے امامون کی سیرت کی پیروی
کرنے کو اپنا شرف سمجھتے ہین۔
جیسا کہ ارشاد ہوا ہے "خداوندا فقیرون کی سی زندگی عطا کر اور فقیرون
کی سی موت عطا کر اور حشر کر تو میرا زمرہ فقرا مین۔
اور ارشاد ہوا ہے "فقیری ہمارا فخر ہے"

جس قوم کا مذہبا یہ خیال ہو اور جو کبھی آرزومند سلطنت وحکومت نہ ہو وہ
کیا سرکشی کر سکتی ہے بلکہ یہ وہ مذہب ہے جس کو سلطنت وحکومت دُنیا
کی سخت ممانعت ہے۔

کتاب من لایحضرہ الفقیہ جلد ۳ مصنفہ شیخ صدوقؒ المتوفی ۳۸۱ھ ہجری مین

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا "حکومت سے پرہیز کرو کیونکہ حکومت حق ہے امام کا جو کہ فیصلہ کرنے کے احکام کا جاننے والا ہو اور مسلمانون مین عادل ہو مثل نبی یا وصی نبی کے"

اور جناب امیر علیہ السلام نے قاضی شریح سے فرمایا "اے شریح تو ایسی مجلس مین بیٹھا ہے جسین نہین بیٹھتا مگر نبی یا وصی نبی یا شقی"

مطلب یہ ہے کہ سوائے نبی یا وصی نبی کے کسی کے لیے حکومت زیبا نہین اور اگر کوئی حکومت اختیار کرے تو وہ شقی ہے پس دنیاوی سلطنت جب شیعہ مذہب مین مذہبی سلطنت نہین ہے تو اون کے نزدیک سب سلطنتین برابر ہین اور جو بادشاہ اون پر حکمران ہو اوس کو اپنا دنیاوی بادشاہ تسلیم کر لینے مین انکار نہین رکھتے - یہ کوئی زبانی بات نہین ہے بلکہ اون کے لیے مذہبی ہدایت ہے -

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ مصنفہ شیخ صدوق رحمہ اللہ المتوفی سنہ ۱۳۳۱ ہجری جلد ۳ مین لکھتے ہین "امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا جب تم حکام جور کے محکوم ہو تو اوس وقت اون کے احکام کی پابندی کرو ہر نزاع اور جھگڑے مین اور مخالفت کرکے اپنے کو مستوجب قتل نہ بناؤ - اور اگر ہماری احکام (شرع) کے موافق معاملہ کرلو تو یہ تمھارے لیے بہتر ہے"

ہمارے اس کل بیان کا ملخص یہ ہے - کہ غلط فہمیون سے جو اس وقت اسلام وعیسائیت مین تفرقہ ہے یہ برطرف ہونا چاہیے اور اس کی کوشش کرنا چاہیے کہ اتحاد ہو بھائی بھائی کو پہچانے پرانی لڑائی جھگڑے کا فیصلہ ہو کر سب شیر و شکر ہو جا دین - اور اس اصلاح کا بنیادی پتھر خدا کے نام سے مین رکھتا ہون اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ دونون فریق اسپر عمارت اٹھانیکی کوشش کرین اور مذہب کے تمام مشنری فرق دیکھلا کہ اسلام و مسیحیت مین تفرقہ نہ ڈالین بلکہ جس طرح - سے خدا نے ان دونون کو ایک باپ کی اولاد بنایا ہے ایسطرح

ان کے اخلاق اطوار عادات شریعت کا باہم میل و اتفاق دکھا کر اتحاد قائم کرو۔ اور ہم دونون قومون عیسائی اور مسلمانون کو حضرت عیسیؑ کا یہ قول یاد رکھنا اور اوس پر عمل کرنا چاہیے کہ "جس سلوک کے تم اور آدمیون سے متوقع ہو تمکو بھی اوسی طرح سے اون کے ساتھ سلوک کرنا چاہیے۔ پس تم ایسی کوشش کرو خدا برکت دینے والا ہے آمین ثم آمین۔

استدعا

حضرات۔ ہمارے منشار پورا کرنے مین آپ سب ملکر ضرور ہاتھ بٹا دینگے اور ہماری راے پر آپ ضرور ریو کرینگے۔ تاکہ ہمکو آئندہ موقع دیگر مضامین کے لکھنے اور اُن تدابیر کے سوچنے کا حاصل ہو جو ہمارے منشار کے پورا کرنے مین مددگار رہون جس سے ہم آپ کو بھی مطلع کر کے مشورہ حاصل کر سکین۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

راقم سید احمد معین العلما علامہ ہندی بن شمس العلماء مولوی سید محمد ابراہیم صاحب مجتہد مرحوم۔ لکھنؤ ڈیوڑھی آغا میر۔